بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سریہ بئرمعونہ کے حالات وواقعات کا بیان

دنیا کے موجودہ حالات کے تناظر میں احمدیوں کو خصوصی طور پر دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡھَدُ أَنۡ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِيۡكَ لَہٗ وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡھِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سریہ کے پس منظر کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ قبائل سُلیم اور غطفان عرب کے وسط میں مرتفع نجد پر آباد تھے اور مسلمانوں کے خلاف قریش مکہ کے ساتھ ساز باز رکھتے تھے۔ قبیلہ بنو عامر کا ایک رئیس ابو براء عامری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسے آپؐ نے بڑی نرمی اور شفقت سے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ اس نے بظاہر شوق اور توجہ سے آپؐ کی تقریر کو سُنا مگر مسلمان نہیں ہوا۔ البتہ اس نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے ساتھ چند صحابہؓ روانہ فرمائیں جو اہل نجد کو اسلام کی تبلیغ کریں اور مجھے امید ہے کہ وہ آپؐ کی دعوت کو ردّ نہیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے تو اہل نجد پر اعتماد نہیں ہے۔ ابو براء نے حفاظت کی ضمانت دی۔ چونکہ وہ ایک قبیلہ کا رئیس اور صاحب اثر آدمی تھا اس لیے آپؐ نے اُس کا یقین کر لیا اور صحابہؓ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرما دی۔ بخاری میں آتا ہے کہ قبائل رعل اور ذکوان وغیرہ کے چند لوگ اسلام کا اظہار کر کے اور اپنی قوم میں دشمنانِ اسلام کے خلاف مدد کے لیے آپؐ کی خدمت میں درخواست لے کر آئے تھے جس پر آپؐ نے یہ دستہ روانہ فرمایا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ابو براء بھی ان لوگوں کے ساتھ آیا ہو۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے صفر ۴ھ ہجری میں منذر بن عمروؓ کی امارت میں ستّر صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی جس میں قریباً سارے ہی قاری اور قرآن خوان تھے۔

اتنا بڑا اقدام آپؐ نے محض دعوت و تبلیغ کا فرض پورا کرنے اور اسلام کی نشر و اشاعت کا مقدس کام آگے بڑھانے کے لیے کیا۔

اس سریہ کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مکتوب کا بھی ذکر ملتا ہے جو آپؐ نے عامر بن طفیل کے نام لکھا تھا۔ حضرت حرام بن ملحانؓ اپنے دو ساتھیوں حضرت زید بن کعبؓ اور حضرت منذر بن محمدؓ کے ساتھ آپؐ کا مکتوب لے کر عامر بن طفیل کے پاس گئے۔ انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر آؤ بھگت کی لیکن جب حضرت حرام بن ملحانؓ نے تبلیغ اسلام شروع کی تو وہاں موجود لوگوں نے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا اور اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزہ کا وار کر کے ڈھیر کر دیا۔ اُس وقت حضرت حرام بن ملحانؓ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر فُزْتُ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر کعبہ کے ربّ کی قسم! میں تو اپنی مُراد کو پہنچ گیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد قبیلہ بنو عامر کے لوگوں کو اُکسایا کہ وہ مسلمانوں کی بقیہ جماعت پر بھی حملہ آور ہو جائے مگر انہوں نے انکار کیا۔ اس پر عامر نے قبیلہ سُلیم میں سے بنو رعل، ذکوان اور عصیہ وغیرہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تم سے لڑنے نہیں بلکہ ایک کام کے لیے آئے ہیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔

اس سریہ میں حضرت عامر بن فہیرہؓ کی شہادت کا ذکر یوں ملتا ہے۔ یہ حضرت ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ہجرت مدینہ میں شامل تھے۔ یہ بھی بئر معونہ کے وقت میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے بارے میں عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ عامر بن فہیرہؓ قتل کیے جانے کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائے گئے یہاں تک کہ آسمان اُن کے اور زمین کے درمیان ہے پھر وہ زمین پر اُتارے گئے۔

یہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اور اُس نے یہ نظارہ دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر پہنچی اور آپؐ نے ان کے قتل کیے جانے کی خبر صحابہؓ کو دی اور فرمایا تمہارے ساتھی شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے ربّ سے دعا کی ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو بتا کہ ہم تجھ سے خوش ہو گئے اور تُو ہم سے خوش ہو گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بتا دیا۔

حضرت عامر بن فہیرہؓ کو شہید کرنے والے جبار بن سلمی جو کہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے بیان کرتے ہیں کہ جس چیز نے مجھے اسلام کی طرف کھینچا وہ یہ ہے کہ جب میں نے عامر بن فہیرہؓ کو شہید کیا تو اُن کے منہ سے بے اختیار نکلا فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی کعبہ کے ربّ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ یہ الفاظ میرے دل میں اُتر گئے۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ آخر ان الفاظ کا کیا مطلب ہو گا؟ میں نے بعد میں لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے معلوم ہوا کہ مسلمان لوگ خدا کے راستے میں جان دینے کو سب سے بڑی کامیابی خیال کرتے ہیں اور اس بات کا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا۔

اس سریہ میں شامل ہونے والے تمام صحابہ کرامؓ کے اسماء سیرت و تاریخ کی کتب میں درج نہیں ہیں تاہم ۲۹؍ کے قریب شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کے اسماء درج کیے ہیں۔ بہرحال زندہ بچ جانے والے صحابہؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ سریہ میں شامل ہونے والے صحابہؓ میں سے دو افراد حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ اور منذر بن محمدؓ تھے۔ منذر لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے جبکہ عامر بن طفیل نے اپنی ماں کی طرف سے ایک غلام کو آزاد کرنے کی مانی ہوئی منت کی وجہ سے حضرت عمروؓ کے قبیلہ مضر سے تعلق رکھنے کی بنا پر عرب دستور کے مطابق اُن کے ماتھے کے چند بال کاٹ کر آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یہاں سے روانہ ہونے کے بعد حضرت عمرو بن امیہؓ نے ایک جگہ بنو عامر یا بنو سلیم کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا جبکہ ان دونوں قبیلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معاہدے کے تحت امان دے رکھی تھی جس کا حضرت عمروؓ کو علم نہیں تھا۔ چنانچہ آپؐ نے ان کی دیت ادا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو واقعہ رجیع اور واقعہ بئر معونہ کی اطلاع قریباً ایک وقت میں ملی۔ اور آپؐ کو اس کا سخت صدمہ تھا۔ ایسا صدمہ نہ اس سے پہلے آپؐ کو کبھی ہوا تھا اور نہ بعد میں کبھی ہوا۔

قریباً ۸۰ ؍ صحابیوں کا اس طرح دھوکے کے ساتھ اچانک مارا جانا اور صحابی بھی وہ جو اکثر حفاظ قرآن میں سے تھے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو یہ خبر گویا ۸۰ ؍ بیٹوں کی وفات کی خبر کے مترادف تھی۔ مگر اسلام میں بہر صورت صبر کا حکم ہے۔ آپؐ نے خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر یہ الفاظ فرماتے ہوئے خاموش ہوگئے کہ یہ ابو براء کے کام ہیں ورنہ میں تو ان لوگوں کے بھجوانے کو پسند نہیں کرتا تھا۔

واقعہ رجیع اور واقعہ بئر معونہ کے بعد آپؐ نے ایک ماہ تک ہر روز صبح کی نماز کے قیام میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ قبائل رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنو لحیان کے نام لے کر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ اے میرے آقا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور دشمنان اسلام کے ہاتھ کو روک جو تیرے دین کو مٹانے کے لیے اس بے رحمی اور سنگدلی کے ساتھ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں ہمیشہ تحریک کرتا ہوں فلسطین کے مظلوموں کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی پکڑ کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ معصوموں کو بھی اسی طرح قتل کیا جارہا ہے جس طرح ان صحابہ کو قتل کیا گیا۔ اور دھوکے سے کبھی ایک جگہ بھیجا جاتا ہے، کبھی دوسری جگہ پھر وہاں بمباری کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

دنیا کی عمومی حالت کے لیے بھی دعا کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جارہی ہے اور جنگ کے آثار بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو جنگ کے بداثرات سے اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ پاکستانی احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں، آج کل پھر ان کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ظالموں سے ان کو بھی نجات دلائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔